

6 بیرونی شعبہ

6.1 عمومی جائزہ

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پاکستان کے مجموعی بیرونی توازن میں مزید انحطاط آیا ہے جبکہ جاری حسابات کے خسارے میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور مالی سرمائے کے فاضل میں مزید کمی ہوئی ہے (دیکھئے جدول 6.1)۔ مذکورہ عوامل کے نتیجے میں 22 مئی مالی سال 2008ء تک پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو کر 11.5 ارب ڈالر رہ گئے جبکہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 13.4 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

جاری حسابات کے خسارے میں زیادہ انحطاط نومبر مالی سال 2008ء اور اس کے بعد آیا ہے، جس کی عکاسی ماہانہ اوسط درآمدی بل میں ایک ارب ڈالر کے سال بسال اضافے سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 6.1 اور

جدول 6.2)۔ درآمدی بل کے بڑھنے کی اہم وجوہات میں عالمی منڈی میں تیل اور دیگر اجناس کی قیمتوں کی ریکارڈ بلند سطح، گندم و کپاس کی درآمد اور مال برداری کی لاگت میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مذکورہ عوامل نے برآمدات کی نمو اور جاری منتقلیوں میں ہونے والے خاطر خواہ اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا۔

مالکاری کے لحاظ سے سرمائے اور مالی کھاتے کے فاضل کی سطح جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں پست رہی۔ فاضل میں کمی غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری¹ سے

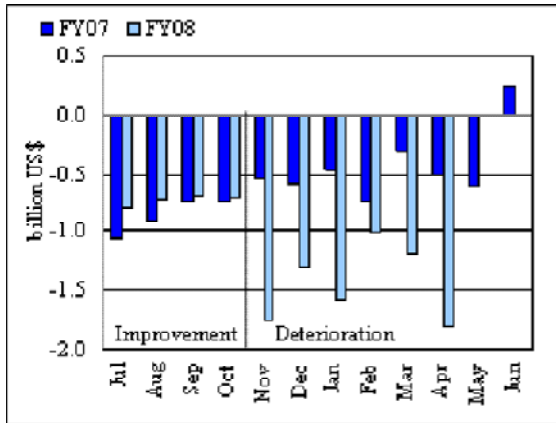
جدول 6.1: بیرونی کھاتے کا خلاصہ (جولائی تا اپریل)

ارب امریکی ڈالر

مئی 06ء	مئی 07ء	مئی 08ء	
-11.6	-6.6	-3.9	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-12.7	-8.3	-6.5	(i) تجارتی توازن
1.2	1.7	2.5	(ii) غیر مرئی توازن
6.1	7.5	5.1	ب۔ مالی سرمایہ توازن
3.5	4.2	3.0	(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
0.1	1.8	1.0	(ii) بیرونی جزوی سرمایہ کاری
2.5	1.4	1.0	(iii) دیگر سرمایہ کاری
0.3	-0.1	0.2	ج۔ اغلاط اور بھول چوک
-5.2	0.8	1.3	د۔ مجموعی توازن

ماخذ: شعبہ شماریات بینک دولت پاکستان

شکل 6.1: جاری حسابات کا توازن، ماہانہ تقابلی



رقوم کی بیرونی منتقلیوں کو ظاہر کرتی ہے، جس کی وجوہات میں (الف) اسٹاک مارکیٹ سے سرمائے کے اخراج (ب) عالمی امانتی وصولیوں (جی)

¹ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری کم ہو کر 118 ملین ڈالر رہ گئی جو کہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 1758 ملین ڈالر تک رہی تھی۔

ڈی آر (اور یورپانڈز کے اجرا میں تاخیر شامل ہیں۔

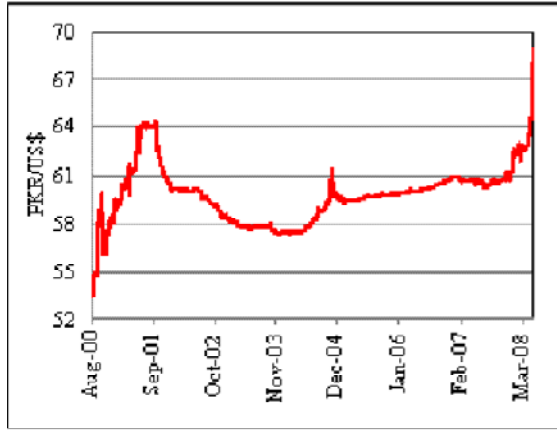
جدول 6.2: جاری حسابات کے توازن کا ماہانہ اوسط اور اس کے اجزا
ارب امریکی ڈالر

میں 08	میں 07	میں 06	میں 05
نمبر تا اپریل	نمبر تا اپریل	نمبر تا اپریل	نمبر تا اپریل
-1.56	-0.84	-0.78	-0.92
1.66	1.55	1.42	1.36
3.23	2.39	2.20	2.28
-0.58	-0.53	-0.37	-0.41
-0.31	-0.30	-0.30	-0.28
1.01	0.93	0.91	0.74
-1.44	-0.74	-0.53	-0.87

خز: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان

سرمایہ جاتی و مالی کھاتے کے فاضل کی پست سطح اور جاری حسابات کے خسارے میں توسیع کی عکاسی غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ سے بھی ہوتی ہے۔ ملک کے مجموعی غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر جو کہ جون مالی سال 2007ء کے اختتام پر 15.6 ارب ڈالر تک تھے وہ اختتام اپریل مالی سال 2008ء میں کم ہو کر 12.3 ارب ڈالر رہ گئے۔

شکل 6.2: شرح مبادلہ: تاریخی تناظر



اس صورتحال سے روپے پر دباؤ بڑھ گیا اور جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 6.4 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 0.75 فیصد کمی تخفیف قدر ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.2)۔ بیرونی حسابات کی کمزور کارکردگی اور سٹے بازی کی سرگرمیوں کے نتیجے میں شرح مبادلہ پر دباؤ میں اضافہ ہوا ہے جو اوپن مارکیٹ پر پیہم اور غیر ملکی کرنسی کے کھاتوں میں اضافے سے بھی عیاں ہے۔

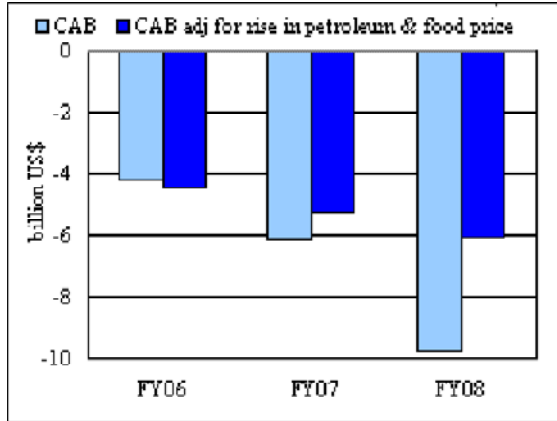
رواں مالی سال کے دوران درآمدات کی نمونیں

اضافہ جاری حسابات پر منفی اثرات مرتب کرنے والے اہم ترین عوامل میں سے ایک ہے۔² گزشتہ چند برسوں کے دوران درآمدات کی نمونیں غیر معمولی اضافے کا بڑا سبب کاروباری و تجارتی سرگرمیوں میں آنے والی تیزی تھی جبکہ رواں مالی سال میں درآمدات کی نمونیں قیمتوں کی بلند سطح اور طلب کے عوامل نے بھی نمایاں کردار رہا ہے۔ بالخصوص قیمتوں کی ریکارڈ سطح کا درآمدات کے بل کو بڑھانے میں بڑا حصہ ہے۔ پیٹرولیم اور غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ مجموعی درآمدی بل میں ہونے والے نصف اضافے کا باعث بنا ہے۔³ مذکورہ بالا گروپس کی بلند قیمتوں کے تناظر

² مالی سال 2007ء کے دوران درآمدات کی نمونیں سست روی کے ساتھ ساتھ برآمدات کی نمونیں بھی سے جاری حسابات کے خسارے کی صورتحال مزید خراب ہو گئی۔

³ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پیٹرولیم گروپ درآمدات کی قیمتوں میں اضافے کا حصہ 70.3 فیصد تک جبکہ غذائی درآمدات کی قیمتوں میں اضافے کا حصہ 86.2 فیصد رہا۔

شکل 6.3: جاری حسابات کا توازن (جولائی تا اپریل)



میں دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ درحقیقت جاری حسابات کے خسارے میں خاصی کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.3)۔ درآمدات میں نصف سے زائد اضافے میں غذا اور پیٹرولیم کی درآمدات کا حصہ رہا ہے تاہم جاری حسابات کے خسارے کو پست سطح پر لانے کے لیے درآمدات کو کم کرنے کا آپشن زیادہ قابل عمل نہیں ہے بلکہ یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے وسط تا طویل مدت کے دوران برآمدات سے آمدنی میں اضافہ کرنا ہوگا۔⁴ برآمدات میں اضافے کے لیے اس کے ساختی مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

تجارتی اشیا پر توجہ مرکوز کرنے کے علاوہ آئی ٹی و سیاحت جیسی خدمات کی برآمدات میں اضافے سے بھی غیر ملکی زرمبادلہ کی آمد کو بڑھانا ممکن ہے۔ مشرقی ایشیائی ممالک و مشرق وسطیٰ میں افرادی قوت کے لیے دستیاب بے پناہ مواقع سے فائدہ اٹھا کر بھی ترسیلات زر میں توسیع کی خاصی گنجائش موجود ہے۔ ہنرمند افرادی قوت سے حاصل ہونے والے پیداواری فوائد کے مستقبل میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری، کارکنوں کی ترسیلات زر اور اشیا و خدمات کی برآمدات کو بڑھانے پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

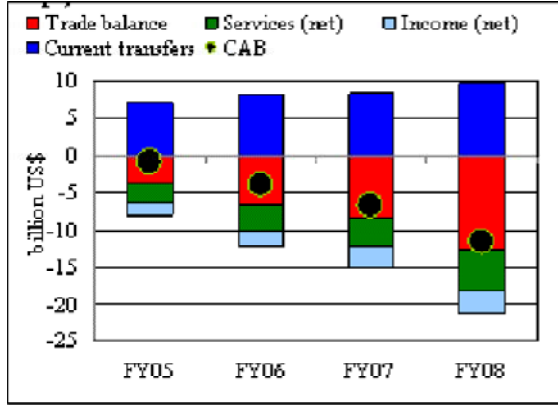
تیل کی قیمتوں میں مسلسل اضافے اور ٹیکسٹائل برآمدات کی خراب کارکردگی کا مطلب یہ ہے کہ رواں مالی سال کے باقی رہ جانے والے مہینوں میں جاری حسابات کے خسارے میں خاطر خواہ کمی کا امکان بہت کم ہے۔ تاہم قیمتوں کی بلند سطح کے باعث طلب میں کمی، ترسیلات زر کی مضبوط نمو اور نقل و حمل میں اعانت سے متوقع آمد سرمایہ کے باعث بڑھتے ہوئے جاری حسابات کے خسارے میں کمی ممکن ہے۔ جبکہ جی ڈی آر ز اور ریاستی بانڈز کے اجرا، کثیر طرفی قرضہ جات کی وصولیوں اور رواں مالی سال میں استخراج سرمایہ سے بھی جاری حسابات کے خسارے کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

6.2 جاری حسابات کا توازن

جاری حسابات کے خسارے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 74.8 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 67.9 فیصد رہا تھا۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 7 فیصد تک ہے جو گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 4.6 فیصد رہا تھا۔

⁴ ان مسائل پر اسٹیٹ بینک کی متعدد سہ ماہی اور سالانہ رپورٹوں میں بحث کی جا چکی ہے۔

شکل 6.4: جاری حسابات کے توازن میں بگاڑ کے ماخذ (جولائی تا اپریل)



جاری حسابات میں ابتری کی اہم وجہ تجارت و خدمات کے کھاتوں میں بڑھتا ہوا خسارہ ہے (دیکھئے شکل 6.4)۔ تجارتی خسارے کا اہم سبب درآمدات میں اضافہ جبکہ خدمات میں تجارت سے متعلقہ مال برداری کی لاگت اور نقل و حمل میں اعانت کی وصولیوں کی پست سطح ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات زر کی مستحکم نمو اور اعانت میزانیہ کے لیے سعودی عرب سے 300 بلین ڈالر کی امداد سے بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔

تجارتی کھاتہ⁵

گزشتہ چھ سالوں سے تجارتی خسارے میں ابتری کا رجحان جاری ہے (مالی سال 2003ء سے)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران درآمدات میں ہونے والے 29.4 فیصد سال بسال اضافے نے برآمدات کی 15.2 فیصد خاطر خواہ نمو کے اثرات کو زائل کر دیا، جس کے باعث تجارتی خسارہ مزید بڑھ گیا۔

درآمدات کی نمو میں اضافے کا اہم سبب تیل کی ریکارڈ عالمی قیمتیں اور ملکی رسد میں کمی کے باعث گندم و کپاس کی درآمدات کا بڑھنا بھی ہے۔ دوسری جانب برآمدات کے بڑھنے کی بڑی وجہ غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں ہونے والی نمایاں اضافہ ہے کیونکہ مالی سال 2008ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے نے اب تک خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی (بالخصوص مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں) کی ایک اہم وجہ ٹیکسٹائل کی اہم عالمی منڈیوں میں سست روی، کپاس کی قیمتوں کی بلند سطح اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہے۔

خدمات (خالص)

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران خدمات کے کھاتے کا خسارہ 44.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 15.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ اس ابتری کی اہم وجہ درآمدات میں نمو کی بلند سطح اور خدمات کی برآمدات میں ہونے والی کمی ہے۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران خدمات کی برآمدات میں 86 فیصد کمی آئی ہے جس کی بنیادی وجہ حکومتی خدمات کی پست سطح ہے (دیکھئے جدول 6.3)۔ حکومتی خدمات کی برآمدات میں کمی کی اہم وجہ نقل و حمل میں اعانت کی وصولیوں کا گھٹنا جبکہ مال برداری خدمات کی خراب کارکردگی کا

⁵ یہ حصہ مبادلہ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے اور اسٹیٹ بینک نے مرتب کیا ہے۔ ان اعداد و شمار کی وفاقی شماریات بیورو کے مرتب کردہ کسم اعداد و شمار سے مماثلت ضروری نہیں ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.3: خدمات کی تجارت کی تفصیلات (جولائی تا اپریل)							
	برآمدات				درآمدات		
	مئی 07ء	مئی 08ء	حصہ (فیصد)	نمو (فیصد)	مئی 07ء	مئی 08ء	حصہ (فیصد)
نقل و حمل	2.5	-5.6	29.6	32.0	11.9	14.4	37.8
سفر	31.5	-3.0	7.6	8.5	20.6	-5.2	20.4
حکومتی خدمات	-16.8	-26.5	38.3	32.3	2.7	17.7	3.8
دیگر کاروباری طریقے	19.4	-7.3	12.5	13.3	-10.3	41.1	30.4
دیگر	10.9	1.4	11.9	13.9	-8.8	18.6	7.6
کل	-2.0	-12.8	100.0	100.0	3.5	19.0	100.0
نقل و حمل اعانت کے مطابقت	6.3	2.1	-	-	-	-	-

ماخذ: شعبہ تجارت بینک دولت پاکستان

اہم سبب غیر ملکی ایئر لائنز کی جانب سے سخت مسابقت کے باعث پاکستان ایئر لائنز کو گزرگاہ سے حاصل ہونے والی آمدنی میں کمی ہے۔ سفری برآمدات میں کمی کی اہم وجوہات میں امن و امان کی خراب صورتحال اور اس کے نتیجے میں سیاحوں کی آمد میں ہونے والی کمی شامل ہیں۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران خدمات کی درآمدات کی نمو کو بڑھانے میں درآمد پر مال برداری لاگت کے بڑھنے اور دیگر کاروباری خدمات (جس سے مبادلہ کمپنیوں کے غیر ملکی لین دین میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے) سے سرمائے کی بیرون ملک منتقلی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔⁶

آمدنی (خالص)

آمدنی کھاتے کے خسارے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 5.4 فیصد کی معمولی کمی ہوئی ہے جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 38.7 فیصد کا خاصا اضافہ ہوا تھا۔ اس مدت کے دوران خسارے کی توسیع میں خاطر خواہ کمی سرمایہ کاری آمدنی پر نفع و منافع مقسمہ کی ادائیگی میں معمولی اضافے اور سودی ادائیگیوں میں کمی کے باعث ہوئی ہے۔

رواں سال کے دوران غیر ملکی سرمایہ کاری پر نفع و منافع مقسمہ کی ادائیگی میں سست روی کا اہم سبب سال 2007ء کے دوران کارپوریٹ منافع کی پست سطح ہو سکتی ہے۔ بالخصوص مالی اور ٹیلی کمیونیکیشن شعبے میں براہ راست مجموعی غیر ملکی سرمایہ کاری میں مالی اور ٹیلی کمیونیکیشن شعبے کا حصہ نصف سے بھی زائد بنتا ہے اور ان دونوں شعبوں نے جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران گذشتہ مالی سال کی نسبت نفع و منافع مقسمہ کی بہت کم رقم کو بیرون ملک منتقل کیا ہے۔ اس کے برعکس تھریل بجلی اور تیل و گیس کی دریافت کے شعبوں میں نفع و منافع مقسمہ کی ادائیگی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

⁶ غیر ملکی زرمبادلہ کمپنیوں سے سرمائے کی بیرون ملک منتقلی کے جاری اخراجات کے مجموعی توازن پر زیادہ اثرات مرتب نہیں ہوئے کیونکہ یہ غیر ملکی زرمبادلہ کمپنیوں کے حساب سے مطابقت رکھتی ہیں۔

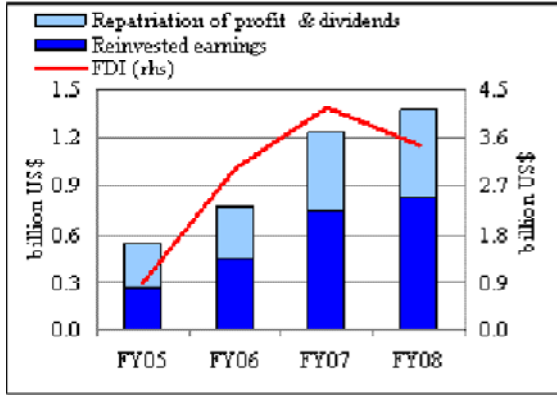
جدول 6.4: جاری حسابات کا توازن
ملین امریکی ڈالر

جولائی تا اپریل	مئی 06ء	مئی 07ء*	سال بھرتی	مئی 07ء	مئی 08ء
1 تجارتی توازن	-6,458	-8,307	-12,740	-1,849	-4,433
درآمدات	13,484	14,033	16,167	549	2,134
برآمدات	19,942	22,340	28,907	2,398	6,567
2 خدمات	-3,571	-3,867	-5,575	-296	-1,708
نقل و حمل	-1,453	-1,710	-2,139	-257	-429
سفر	-991	-1,176	-1,110	-185	66
مواصلاتی خدمات	72	23	12	-49	-11
تعمیراتی خدمات	-122	17	-13	139	-30
بیمہ خدمات	-94	-91	-92	3	-1
مالی خدمات	-60	-55	-110	5	-55
کمپیوٹر اور معلوماتی خدمات	24	13	10	-11	-3
رہائشی اور لائسنس فیس	-64	-69	-63	-5	6
دیگر تجارتی خدمات	-2,029	-1,726	-2,621	303	-895
ذاتی و ثقافتی و تفریح خدمات	-4	1	2	5	1
حکومتی خدمات	1,150	906	549	-244	-357
اس میں نقل و حمل	923	723	283	-200	-440
3 آمدنی (خالص)	-2,091	-2,900	-3,057	-809	-157
سرمایہ کاری آمدنی	-2,095	-2,905	-3,064	-810	-159
براہ راست سرمایہ کاری	-1,635	-2,372	-2,592	-737	-220
اس میں: منافع اور منافع منقسمہ	-325	-486	-543	-161	-57
خام تیل اور معدنیات کی خریداری	-882	-1,163	-1,226	-281	-63
جزدانی سرمایہ کاری	-123	-179	-157	-56	22
اس میں: منافع اور منافع منقسمہ	-75	-167	-189	-92	-22
طویل مدتی بیرونی قرضے پر آئی ایم ایف کے چارجز اور سود	-430	-478	-502	-48	-24
غجی بیرونی قرضے پر سود	-71	-127	-181	-56	-54
دیگر (خالص)	168	256	375	88	119
4 جاری منتقلیاں	8,172	8,446	9,786	274	1340
غجی منتقلیاں	7,836	8,186	9,301	350	1115
کارکنوں کی ترسیلات	3,626	4,450	5,317	824	867
ایف سی اے مقیم افراد	268	59	351	-209	292
دیگر	4,000	3,720	3,700	-280	-20
اس میں زرمبادلہ کمپنیاں	2,440	2,032	2,040	-408	8
سرکاری منتقلیاں	336	260	485	-76	225
جاری حسابات کا توازن	-3,948	-6,628	-11,586	-2,680	-4,957

* عبوری

پاکستانی معیشت کی کیفیت

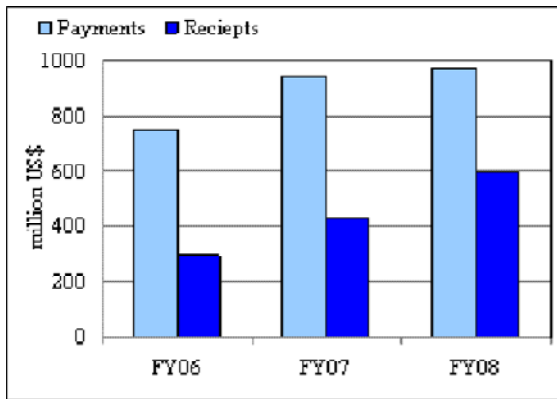
شکل 6.5: جاری حسابات کے خسارے پر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اثر (جولائی تا اپریل)



یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ زیادہ تر شعبوں میں گزشتہ چار برسوں کے دوران نو سرمایہ کاری آمدنی میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 6.6)، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ملکی سرمایہ کار پاکستان میں اپنے کاروبار کو یکجا کر رہے ہیں (دیکھئے شکل 6.5)۔⁷

دوسری جانب سودی ادائیگیوں میں کمی کا اہم سبب جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران بیرونی قرضہ جات و واجبات کی سودی آمدنی میں اضافہ اور سودی ادائیگیوں میں ہونے والی معمولی کمی ہے (دیکھئے شکل 6.6)۔

شکل 6.6: سودی ادائیگیاں اور وصولیاں (جولائی تا اپریل)



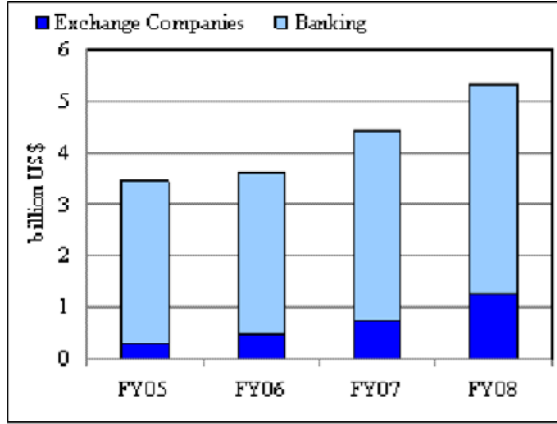
جاری منتقلیاں

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران جاری منتقلیوں میں 15.9 فیصد اضافے سے نجی و سرکاری منتقلیوں کے بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ سعودی عرب کی جانب سے 300 ملین ڈالر کی اعانت میزانیہ سرکاری منتقلیوں میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے جبکہ ترسیلات زر کی مضبوط نمو اور اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتوں (FCRA) سے آمد سرمایہ کی بلند سطح نجی منتقلیوں میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔

کارکنوں کی ترسیلات زر

گزشتہ سال کی طرح کارکنوں کی ترسیلات زر میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 19.5 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے۔ ترسیلات زر کی مجموعی نمو میں مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی رقوم کا حصہ 60.2 فیصد بنتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں بھیجی جانے والی ترسیلات زر میں غیر ملکی زر مبادلہ کمپنیوں کا حصہ بڑھ کر 23.8 فیصد ہو گیا ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 16.7 فیصد تھا۔⁷ جاری حسابات کے توازن میں نو سرمایہ کاری آمدنی کو رقوم کے اخراج جبکہ مالی کھاتے کے توازن میں انہیں رقوم کی آمد کے شعبے میں دکھایا گیا ہے۔ اس لیے مجموعی بیرونی توازن پر اس کے کوئی اثرات مرتب نہیں ہوئے۔

شکل 6.7: کارکنوں کی ترسیلات (جولائی تا اپریل)



فیسدرہا تھا (دیکھئے شکل 6.7)۔⁸ ترسیلات زر کی نمو کی بلند سطح کا اہم سبب ملک میں روزمرہ ضروریات زندگی پر آنے والی لاگت میں اضافہ ہو سکتا ہے، کیونکہ بیرون ممالک سے بھیجی گئی رقم کی قوت خرید کم ہو گئی ہے۔

ترسیلات زر کی نمو میں تیل کی دولت سے مالا مال خلیجی ممالک کویت، بحرین، قطر، اومان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور امریکا میں مقیم پاکستانیوں کی جانب سے بھیجی گئی رقم نے اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے جدول 6.5)۔

جدول 6.5: مختلف ملکوں سے کارکنوں کی ترسیلات

بلین امریکی ڈالر

مطلق تبدیلی	م 08ء	م 07ء	
خلیجی ممالک	2,704	2,111	593
امریکہ	1,464	1,176	288
برطانیہ	379	355	24
کینیڈا	83	70	13
جرمنی	63	65	-2
دیگر	624	672	-48
کل نقد	5,317	4,448	869
ایف ای بی سی اور ایف سی بی سی	2	2	0
میزان	5,319	4,450	869

ماخذ: شعبہ تجارت، بینک دولت پاکستان

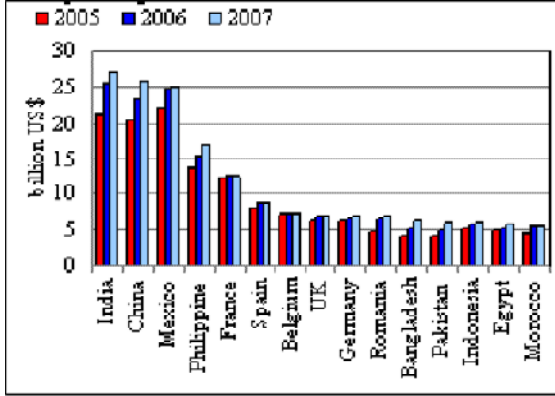
حالیہ برسوں کے دوران پاکستان کی ترسیلات زر میں ہونے والا اضافہ عالمی رجحانات سے مطابقت رکھتا ہے۔ گزشتہ دو سالوں میں ترسیلات زر وصول کرنے والے 15 بڑے ممالک کی بھیجی گئی رقم میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.8)۔ 2006ء میں ترسیلات زر کی بلند شرح نمو کے حامل سرفہرست ممالک میں پاکستان 19.6 فیصد نمو کے ساتھ تیسرے نمبر جبکہ 2007ء میں 19.1 فیصد نمو کے باعث پہلے نمبر پر آ گیا ہے۔ مسلسل بلند شرح نمو کے باعث 2007ء کے دوران ترسیلات زر وصول کرنے والے دنیا کے بڑے ممالک میں پاکستان نے بارہویں پوزیشن حاصل کر لی ہے جبکہ 2005ء میں اس کا 17واں نمبر تھا۔

اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتے

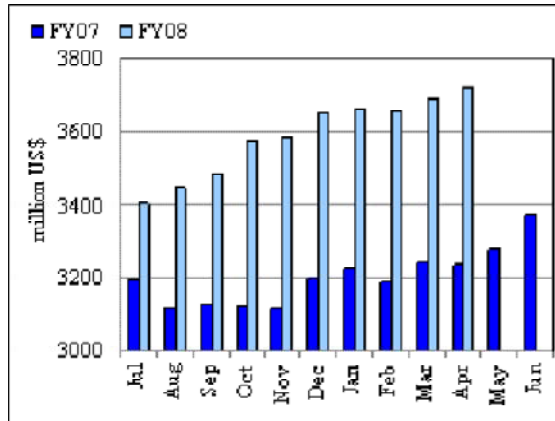
تاریخی طور پر جب بھی پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی توقعات بڑھتی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتوں سے آمد سرمایہ میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ رواں سال بھی شرح مبادلہ میں تخفیف کی توقعات کے باعث جولائی تا اپریل م 08ء میں اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتوں میں 351 ملین ڈالر کی رقم منتقل کی گئی ہیں جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 59 ملین ڈالر سرمائے کا اخراج ہوا تھا (دیکھئے شکل 6.9)۔

⁸ مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے ترسیلات زر میں اضافہ دیکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ ملاحظہ کریں۔

شکل 6.8: سب سے زیادہ ترسیلات وصول کرنے والے ممالک میں رقوم کا بھارا



شکل 6.9: معیم افراد کے غیر ملکی کرنسی کے کھاتے



میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں 9.6 فیصد کی سال بسال نمو ریکارڈ کی گئی تھی لیکن فروری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران اس میں خاصی کمی ہوئی ہے۔

براه راست غیر ملکی سرمایہ کاری

مالی سال 2005ء تا 2007ء کے دوران براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں 100.2 فیصد کی اوسط نمو ہوئی تھی جبکہ اس میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں 16.7 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کمی میں گزشتہ سال غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے مقرر کی جانے والی بلند سطح اور ملک کو لاحق خطرات

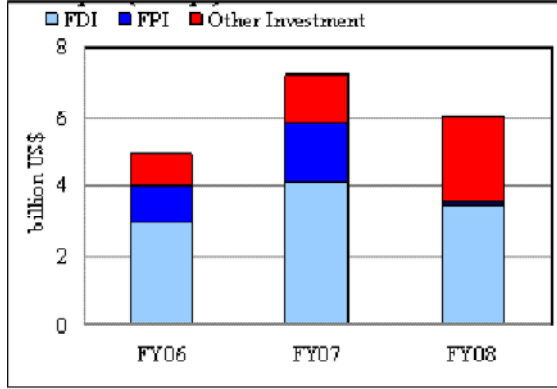
6.3 مالی کھاتہ

گزشتہ چار سالوں کے دوران ہونے والے خاطر خواہ اضافے کے برعکس جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران مالی کھاتے کے فاضل میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.10)۔ اس کی اہم وجہ ملک میں غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی پست سطح ہے۔ اس کے برعکس گزشتہ سال اسی مدت کے دوران ملک میں خاصی سرمایہ کاری آئی تھی۔ تاہم جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران دیگر سرمایہ کاری میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ دیگر سرمایہ کاری کی نمونہ 516 ملین ڈالر کے زلزلہ قرضہ جات اور اسلامی ترقیاتی بینک کے 561 ملین ڈالر کے قلیل مدتی قرضوں کی وصولیوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

خالص غیر ملکی سرمایہ کاری

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں خالص غیر ملکی سرمایہ کاری میں 39.2 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی مذکورہ مدت کے دوران اس میں 47 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کا اہم سبب براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری میں کمی ہے۔ جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء

شکل 6.10: مالی کھاتے کی فاضل رقم کے ذرائع (جولائی تا اپریل)



میں اضافے کا بھی حصہ رہا ہے۔

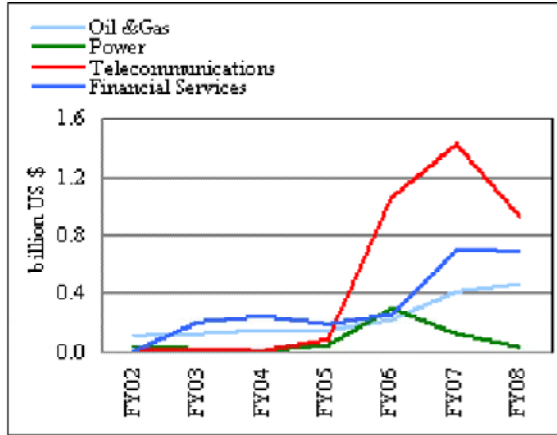
ٹیلی کمیونیکیشن، بجلی، پیٹرولیم ریفائننگ اور مالی کاروبار کے شعبوں کی سرمایہ کاری میں کمی آئی ہے جبکہ سینٹ، تیل و گیس کی دریافت اور تجارت کے شعبوں میں کمی کی جانے والی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری حاصل کرنے والی کمپنیوں میں پاکستان سینٹ کمپنی لمیٹڈ (چکوال سینٹ)، وارد ٹیلی کام، ٹیلی نار، لاسمو آئل پاکستان لمیٹڈ، سعودی پاک بینک اور میٹروکیش اینڈ کیری شامل ہیں۔

جدول 6.6: شعبہ وار براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
ملین امریکی ڈالر

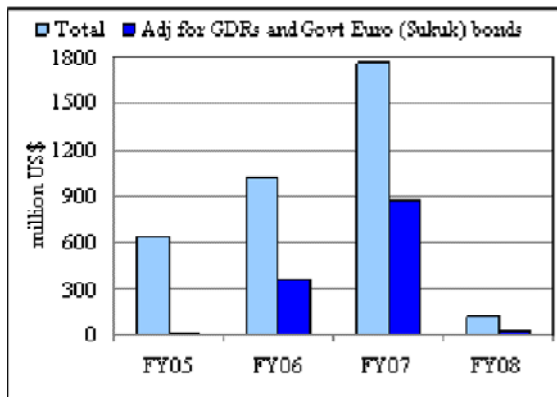
م 08ء			م 07ء			
کل	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	کل	نوسرمایہ کاری آمدنی	نقد	
66	37	29	31	41	-10	کمیکلز
67	56	11	115	98	17	پیٹرولیم کی صفائی
504	178	326	452	106	346	تیل و گیس کی تلاش
94	35	59	16	18	-2	سینٹ
163	40	123	120	17	103	تجارت
67	53	14	34	31	3	کاریں
51	6	45	136	88	49	بجلی
1,033	73	959	1,360	57	1,303	ٹیلی مواصلات
740	269	471	877	191	687	مالی کاروبار
697	90	607	1,016	103	913	دیگر
3,482	837	2,645	4,158	751	3,407	کل

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی کی وجہ سے نقد سرمایہ کاری میں ہونے والی کمی ہے کیونکہ نوسرمایہ کاری آمدنی میں زیر جائزہ مدت کے دوران 12 فیصد کی خاطر خواہ شرح سے اضافہ ہوا ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران جن شعبوں کی نوسرمایہ کاری آمدنی میں اضافہ ہوا ہے ان میں مالی کاروبار، تیل و گیس کی دریافت، سینٹ اور تجارت شامل ہیں۔ نوسرمایہ کاری آمدنی کی بلند سطح سے ان شعبوں کی نفع یابی میں اضافے اور طویل مدت میں پاکستانی معیشت پر سرمایہ کاروں کے اعتماد کی عکاسی ہوتی ہے۔

شکل 6.11: اہم شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (جولائی تا اپریل)



شکل 6.12: بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (جولائی تا اپریل)



یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ چند سالوں کے دوران براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کا بڑا حصہ مالی کاروبار، تیل و گیس، بجلی اور ٹیلی کمیونیکیشن کے شعبوں تک محدود تک رہا ہے (دیکھئے شکل 6.11)۔ مذکورہ شعبوں میں پیشگی کے ساتھ ساتھ ان میں مزید براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے امکانات بھی کم ہو جائیں گے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ معیشت کے دیگر شعبوں میں سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا جائے۔ دیگر شعبوں میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں حائل اہم رکاوٹوں میں ہنرمند افرادی قوت کی کمی، نامناسب بنیادی ڈھانچہ اور امن و امان کی خراب صورتحال شامل ہیں۔

جزدانی سرمایہ کاری

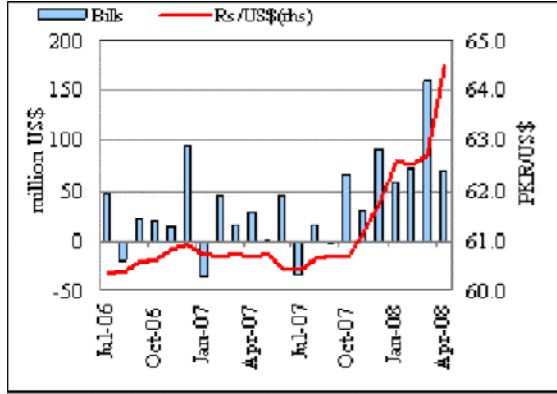
گزشتہ چار سالوں کی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بھی جزدانی غیر ملکی سرمایہ کاری میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔ اس مد میں سرمائے کی بیرون ملک منتقلی کا باعث بننے والے اہم عوامل میں بدلتا ہوا عالمی مالی ماحول اور ملکی حالات شامل ہیں۔

پانچ سال قبل پاکستان میں جزدانی سرمایہ کاری کی

سطح بے حد پست تھی تاہم گزشتہ تین سالوں کے دوران جزدانی سرمایہ کاری کے غیر ملکی بہاؤ میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ایک جانب عالمی منڈی میں سیالیت کی باآسانی دستیابی اور ملک کے بہتر سیاسی و اقتصادی حالات کی بدولت سرمائے کی عالمی منڈی سے اچھے نرخوں پر یورو بانڈز اور جی ڈی آرز کے اجرا سے فنڈ جمع کرنے میں مدد ملی ہے۔ جبکہ دوسری جانب اسٹاک مارکیٹ کی عمدہ کارکردگی کے باعث گزشتہ دو سالوں کے دوران حصص میں خاصی غیر ملکی سرمایہ کاری ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.12)۔

تاہم جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران سازگار عالمی اور ملکی حالات کا تسلسل برقرار نہیں رہ سکا۔ سرمائے کی عالمی منڈی پر رہن بحران

شکل 6.13: شرح مبادلہ اور برآمد کنندگان کے واجب الادا میں اضافہ



کے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ مذکورہ بحران کے باعث ابھرتی ہوئی اسٹاک مارکیٹوں سے سرمایہ نکال لیا گیا اور عالمی منڈی سے فنڈز جمع کرنے کا رسک پریئم بھی بڑھ گیا ہے۔ عالمی سرمایہ منڈیوں کی دگرگوں صورتحال کے ساتھ ساتھ پاکستان میں سیاسی عدم استحکام اور معیشت میں بڑھتے ہوئے عدم توازن کے باعث بھی ملک کی رسک ریٹنگ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کی عکاسی اس بات سے ہوتی ہے کہ اسٹینڈرڈ اینڈ پورز نے طویل مدتی غیر ملکی و مقامی کرنسی کی خود مختار کریڈٹ ریٹنگ میں پاکستان کے امکانات کی ریٹنگ مستحکم کی سطح سے کم کر کے منفی کر دی ہے۔⁹

اس پس منظر میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران اس زمرے کی سست روی اضافہ حیران کن نہیں ہے۔ اس کی اہم وجہ عالمی امانتی وصولیوں (جی ڈی آر) اور یورو بانڈز کے اجرا میں تاخیر اور اسٹاک مارکیٹ سے سرمائے کا اخراج ہے۔

واجب الادا برآمدی بلز

واجب الادا برآمدی بلز میں جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 428 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا ہے جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے 210 ملین ڈالر کے مقابلے میں دگنا ہے۔ گزشتہ دو سالوں کے رجحانات کے مطابق اس مدت میں ہونے والے تمام اضافے کی وجہ برآمد کنندگان کے ذمے برآمدی بلز ہیں جبکہ اس مدت کے دوران کمرشل بینکوں کے واجب الادا بلز میں کمی آئی ہے۔

بالخصوص، دسمبر تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمد کنندگان کے واجب الادا برآمدی بلز میں خاصا اضافہ ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ میں بھی تیزی سے تخفیف قدر ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.13)۔ اس صورتحال سے ان خیالات کو تقویت ملتی ہے کہ برآمد کنندگان شرح مبادلہ میں تخفیف قدر کے امکانات کے پیش نظر واجب الادا برآمدی بلز کی فوری ادائیگی سے گریز کرتے ہیں۔

کرنسی اور امانتیں

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کے ایف ای۔25 نوٹرو میں 915 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 9 ملین ڈالر کی معمولی کمی ریکارڈ کی گئی تھی۔ ایف ای۔25 امانتوں پر قرضوں کا اجرا بھی ایف ای۔25 نوٹرو ⁹ تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2008ء دیکھئے۔

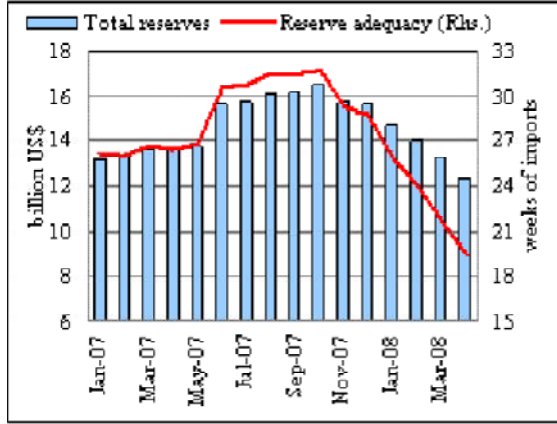
میں ہونے والی کمی کی ایک اہم وجہ ہو سکتی ہے۔

طویل مدتی سرکاری قرضہ جات

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران طویل مدتی سرکاری قرضوں میں گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کی نسبت خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے سے جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران 516 ملین ڈالر کے زلزلہ قرضہ جات میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے جبکہ

جدول 6.7: مالی کھاتہ ملین امریکی ڈالر					
سال ہمارے تہذیبی		جولائی تا اپریل			
میں 08ء	میں 07ء	*میں 08ء	*میں 07ء	میں 06ء	مالی کھاتہ (خالص)
-1,207	2,306	6,037	7,244	4,938	برآمد راست سرمایہ کاری بیرون ملک
45	-1	-35	-80	-79	برآمد راست سرمایہ کاری پاکستان
-699	1,143	3,482	4,181	3,038	ایکویٹی سرمایہ
-785	839	2,645	3,430	2,591	نوسرمایہ کاری آمدنی
90	300	837	747	447	جزدانی سرمایہ کاری
-1,640	731	118	1,758	1,027	ایکویٹی تسکات
-1,482	1,207	97	1,579	372	قرضہ تسکات
-158	-476	21	179	655	خلاص بیرونی سرمایہ کاری
-2,294	1,873	3,565	5,859	3,986	دیگر سرمایہ کاری
1,085	435	2,472	1,387	952	اثاثے
689	-251	607	-82	169	1۔ واجب الادا برآمدی بلز (برآمد کنندگان)
-292	6	-527	-235	-241	2۔ واجب الادا برآمدی بلز (ذاتی اہمیز)
74	54	99	25	-29	3۔ کرنسی اور ڈپازٹس
908	-311	1,035	127	438	جس میں: بینک
906	-394	915	9	403	واجبات
341	722	1,725	1,384	662	1۔ غیر ملکی طویل مدتی حکومتی قرضے (خالص)
180	74	784	604	530	منصوبہ جاتی قرضے
185	179	913	728	549	غیر منصوبہ جاتی قرضے
84	-146	776	692	838	قسط وار واپسی
89	-41	905	816	857	2۔ نجی قرضے
-194	231	271	465	234	جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے
-267	294	529	796	502	فراہم کنندگان کے قرضوں کی واپسی
-73	63	258	331	268	3۔ قلیل مدتی سرمایہ کاری
619	137	561	-58	-195	جس میں: آئی ڈی بی (خالص)
503	137	561	58	-79	4۔ کرنسی اور ڈپازٹس
67	52	415	348	296	دیگر واجبات
-276	192	-166	110	-82	

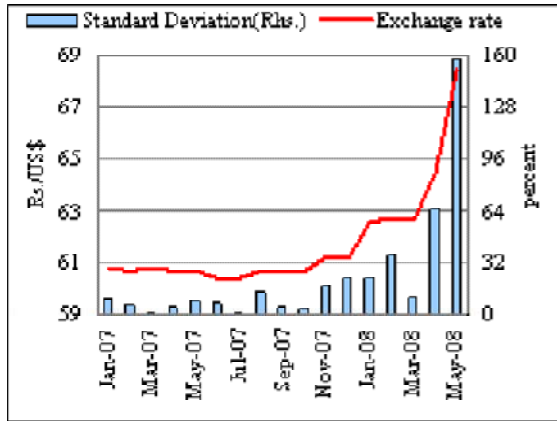
شکل 6.14: زرمبادلہ کے ذخائر



گزشتہ مالی سال کی مذکورہ مدت میں یہ 235 ملین ڈالر رہے تھے۔

قلیل مدتی سرکاری قرضہ جات
حکومت نے 561 ملین ڈالر کے قلیل مدتی سرکاری قرضہ جات حاصل کیے جبکہ گزشتہ سال 58 ملین ڈالر بیرون ملک بھیجے گئے تھے۔ قلیل مدتی قرضوں میں مذکورہ اضافہ اسلامی ترقیاتی بینک کی جانب سے 602 ملین ڈالر کا قرضہ ملنے کے باعث ہوا ہے۔ یہ رقم ایک سال سے کم مدت کے لیے پاکستان کو دی گئی ہے۔ یہ قرضہ نہ صرف مہنگا ہے بلکہ آئندہ مالی سال میں اس کی ادائیگی بھی کرنی ہوگی۔

شکل 6.15: شرح مبادلہ اور اس کی تغیر پذیری



6.4 زرمبادلہ کے ذخائر¹⁰

ملک کے بیرونی کھاتوں میں ابتری کے زرمبادلہ کے ذخائر پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اکتوبر کے بعد سے پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی ہوئی ہے جو جاری حسابات کے خسارے میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ وسط مئی مالی سال 2008ء تک ملک میں زرمبادلہ کے ذخائر 11.6 ارب ڈالر رہ گئے ہیں جبکہ اکتوبر میں یہ 16.4 ارب ڈالر کی بلند سطح پر تھے۔

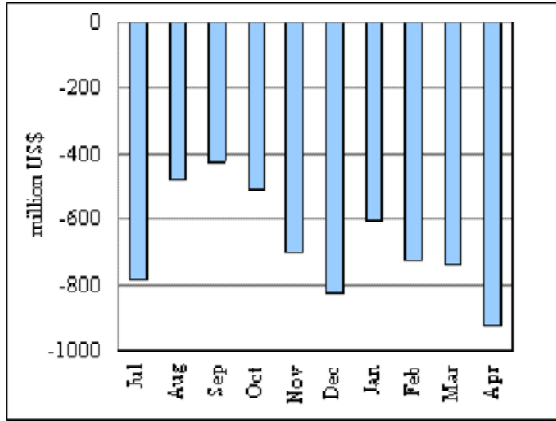
اس طرح مذکورہ مدت کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں 4.8 ارب ڈالر کی کمی ہوئی ہے۔

درآمداتی ہفتوں کے لحاظ سے غیر ملکی زرمبادلہ میں کمی نے ملکی ذخائر کی موزونیت کو ختم کر دیا ہے۔ درآمدات کی ضروریات پوری کرنے کا تناسب جو کہ جون مالی سال 2007ء میں 30.6 ہفتے تھا، اب کم ہو کر 18.1 ہفتے رہ گیا ہے (دیکھئے شکل 6.14)۔

¹⁰ مئی کے اعداد و شمار 21 مئی 2008ء تک کے دیئے گئے ہیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

شکل 6.16: مئی 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی طرف سے تیل کے لیے اعانت



غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والی تمام کی کا سبب اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں مسلسل تخفیف ہے جبکہ جولائی تا وسط مئی مالی سال 2008ء کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر 2.3 ارب ڈالر کی مستحکم سطح پر رہے ہیں۔

توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں بیرونی سرمائے کی آمد سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر دباؤ میں کمی آئے گی۔ سعودی عرب نے پاکستان کو 300 ملین ڈالر فراہم کیے ہیں جبکہ اے ڈی بی نے بھی اعانت میزانیہ کے لیے 650 ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ، ملائیشیا کے مے بینک کی جانب سے ایم سی بی کے 15 فیصد حصے کو تحویل میں لینے سے امید ہے کہ خاطر خواہ سرمایہ ملک میں آئے گا۔

6.5 شرح مبادلہ

چار سال سے بھی زائد عرصے تک مستحکم سطح پر رہنے کے بعد پاکستانی روپے کی قدر میں جولائی تا 21 مئی مالی سال 2008ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں 13.4 فیصد کمی آئی ہے۔

روپے کی قدر میں زیادہ تر کمی نومبر 2007ء کے بعد ہوئی ہے جس کی اہم وجوہات میں سیاسی عدم استحکام، تجارتی مشکلات اور سٹے بازی کے باعث سرمائے کی محفوظ مقامات پر منتقلی شامل ہیں۔ دسمبر تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران روپے کی قدر میں تیزی سے کمی کے علاوہ روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ بھی تغیر پذیر رہی ہے (دیکھئے شکل 6.15)۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک نے تیل کی خریداری میں اعانت اور اضافی تغیر پذیر (دیکھئے شکل 6.16) کی نگرانی کے لیے ڈالر کی سیالیت کی فراہمی کو جاری رکھا ہے تاہم غیر یقینی سیاسی صورتحال اور سٹے بازی کی سرگرمیوں میں اضافے کے باعث شرح مبادلہ میں کمزوری کا رجحان جاری رہا جبکہ اس میں خاطر خواہ اتار چڑھاؤ بھی دیکھا گیا ہے۔

روپے کی قدر میں کمی کے ساتھ منڈی میں تغیر پذیر کی بلند سطح کے باعث اسٹیٹ بینک کو غیر ملکی زرمبادلہ کے لین دین کے متعلق بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کو ہدایات جاری کرنے سمیت متعدد سخت اقدامات کرنے پڑے (دیکھئے باکس 6.1) جبکہ اس کے ساتھ ساتھ بعض عبوری اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔ جن میں ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 150 بیسس پوائنٹس کا اضافہ اور درآمدی ایل سی پر 35 فیصد مارجن کی شرط کا نفاذ شامل ہیں۔ ان اقدامات کے منڈی پر اثرات مرتب ہوئے اور 22 مئی کو عبوری زری اقدامات کے اعلان کے بعد روپے نے اپنی کھوئی ہوئی قدر کے کچھ حصے کو دوبارہ حاصل کر لیا۔ توقع ہے کہ آئندہ مہینوں کے دوران مذکورہ اقدامات اور بیرونی سرمائے کی آمد سے روپے کی قدر میں مزید بہتری آئے گی۔

باس 6.1: شرح مبادلہ کے استحکام کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں اور مجاز ڈیلرز کی زرمبادلہ سے متعلق کارروائیوں کے حوالے سے اپنی رہنمادایات میں کچھ ترامیم کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

☆ مبادلہ کمپنیوں کے لیے اب ضروری ہے کہ وہ ملکی ترسیلات زر میں سے 15 فیصد غیر ملکی کرنسی بینکاری نظام کے حوالے کر دیں جبکہ اس سے قبل اس کی شرح 10 فیصد مقرر تھی۔

☆ پیٹنگی ادائیگیوں کی حدود جن میں گزشتہ برس نرمی کی گئی تھی اب انہیں دوبارہ سخت کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال مراسلہ اعتبار (Letter of Credit) اور مصدقہ رجسٹرڈ معاہدوں پر درآمد کنندگان کو بینکوں کے ذریعے 100 فیصد تک ادائیگی کی اجازت دی گئی۔ اب پیٹنگی درآمدی ادائیگیاں صرف مراسلہ اعتبار پر دی جائیں گی اور اس کی حد 50 فیصد مقرر کی گئی ہے۔ معاہدوں پر پیٹنگی ادائیگیاں ختم کر دی گئی ہیں۔

☆ مبادلہ کمپنیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ غیر ملکی کرنسی کو بیرون ممالک رکھے جانے والے نوٹس و کھاتوں کو پاکستان کے کمرشل بینکوں میں منتقل کریں۔ اس کے لیے مبادلہ کمپنیوں کو 31 مئی 2008ء تک بیرون ممالک میں اپنے تمام نوٹس و کھاتوں کو بند کرنا ہوگا۔

☆ مبادلہ کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ وہ ملکی ترسیلات زر پر توجہ مرکوز رکھیں، کسی مبینہ میں ان کمپنیوں کی طرف سے باہر بھیجی جانے والی رقم ان کی پچھلے مبینہ کی ملکی ترسیلات زر کا صرف 75 فیصد ہو سکتی ہیں۔

☆ پاکستان میں غیر ملکی کرنسیوں کی طلب کو پورا کرنے کے لیے یکسو کمپنیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فاضل غیر ملکی کرنسی اسٹیٹ بینک کے حوالے کر دیں۔ قبل ازیں مبادلہ کمپنیاں ڈالر کے سوا زیادہ تر دیگر غیر ملکی کرنسی کو براہِ مدد کرتی تھیں۔ اب مبادلہ کمپنیوں کو ڈالر کے علاوہ پونڈ اسٹرلنگ، یورو اور متحدہ عرب امارات کے درہم کو بھی براہِ مدد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

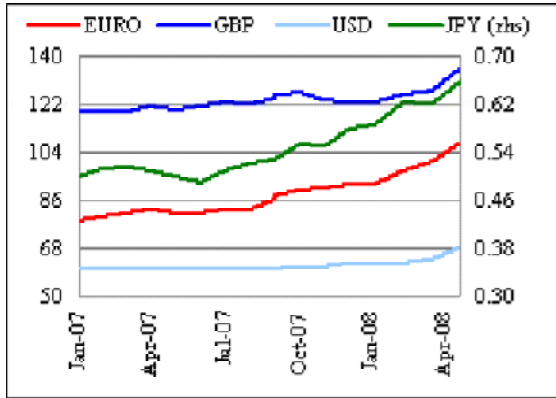
☆ درآمد و برآمد کنندگان کے لیے پیش بندی طریقہ کار میں کچھ اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں، جن کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ حقیقی پیش بندی کے سوا کوئی بھی اس سہولت سے غلط فائدہ نہ اٹھائے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کے اچانک معائنوں میں اضافہ کر دیا ہے تاکہ غیر ملکی زرمبادلہ سے متعلق تمام قوانین پر موثر عملدرآمد کرایا جاسکے۔

حوالہ جات:

ایف ای سرکل نمبر 12 اور 3 تاریخ 29 اپریل 2008ء، ایف ای سرکل نمبر 4 اور 5 تاریخ 9 مئی 2008ء۔

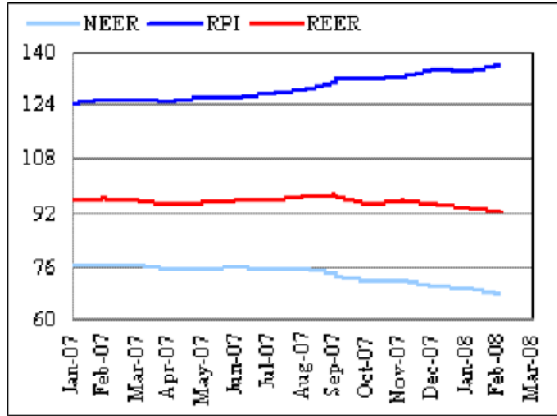
شکل 6.17: دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی شرح مبادلہ



ڈالر کے علاوہ دیگر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں بھی روپے کی قدر میں تخفیف ہوئی ہے۔ روپے کی قدر میں سب سے زیادہ کمی یورو اور جاپانی ین کے مقابلے میں آئی ہے۔ اس کی اہم وجہ مذکورہ کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.17)۔

جولائی تا وسط مئی مالی سال 2008ء کے دوران جاپانی ین کے مقابلے میں 25.4 فیصد، یورو 24 فیصد اور پونڈ اسٹرلنگ کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 10.4 فیصد تخفیف ہوئی ہے۔ یورو کے

شکل 6.18: موثر شرح مبادلہ کے اشاریے



بالمقابل پاکستانی روپے کی مسلسل تخفیف قدر کے نتیجے میں روپے اور یورو کی شرح مبادلہ 100 روپے سے تجاوز کر گئی اور وسط مئی 2008ء تک 108 روپے تک پہنچ گئی۔

حقیقی موثر شرح مبادلہ

گرانی کے دباؤ میں مسلسل اضافے کی عکاسی اشاریہ نسبتی قیمت میں 8 فیصد اضافے سے ہوتی ہے۔ تاہم اس کے باوجود اشاریہ حقیقی موثر شرح مبادلہ میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران 3.2 فیصد کی تخفیف قدر ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.18)۔¹¹ حقیقی موثر شرح مبادلہ پر گرانی کے دباؤ کے اثرات اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی مسلسل کمزوری کے باعث زائل ہو گئے، کیونکہ اس مدت کے دوران روپے کی قدر میں 10.3 فیصد کمی ہوئی ہے۔

6.6 تجارتی کھانہ

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ 16.8 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گیا جو تجارتی خسارے کے سالانہ ہدف سے 37.8 فیصد زیادہ ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔

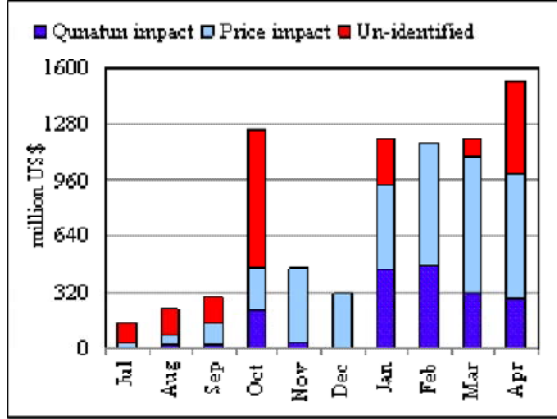
(اس خسارے کی وجہ درآمدات میں بہت اضافہ اور اس کے ساتھ برآمدات کی نمو کا ہدف سے کم رہنا تھا۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمدات کی 10.2 فیصد سال بسال نمو پچھلے سال سے بہتر تھی تاہم یہ اس عرصے کے لیے 12.4 فیصد کے ہدف سے خاصی کم رہی۔¹²)

جولائی تا اپریل مئی 08ء کے دوران درآمدات میں اضافے کا سبب طلبی دباؤ کا بڑھنا اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ جنوری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران طلبی دباؤ خاص طور پر نمایاں نظر آیا اور درآمدات میں لگ بھگ 70 فیصد اضافہ اسی مدت میں ہوا (دیکھئے شکل

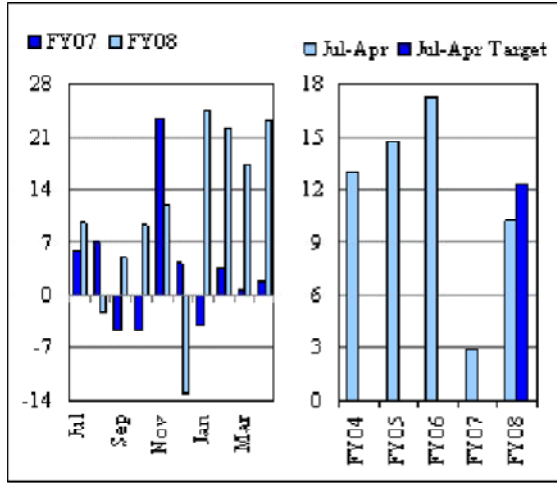
¹¹ حقیقی موثر شرح مبادلہ کے لیے تازہ ترین اعداد و شمار اختتام مارچ 2008ء تک کے ہیں۔

¹² تجارتی پالیسی میں مالی سال 2008ء کے لیے برآمدات کی نمو کا سالانہ ہدف 13.1 فیصد مقرر کیا گیا ہے۔

شکل 6.20: درآمدات میں اضافے کے ذرائع



شکل 6.21: برآمدات کی نمو



توقع ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال کے بقیہ مہینوں میں ملک کا تجارتی خسارہ مزید بڑھ سکتا ہے۔

6.20)۔ جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران مجموعی طور پر غذائی اشیاء اور تیل کے سوا درآمدات میں 18.8 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔¹³ دوسری سہ ماہی کی نسبت اجناس کی عالمی قیمتوں¹⁴ میں اضافے نے بھی بلند طلب کے اثرات کو بڑھایا۔

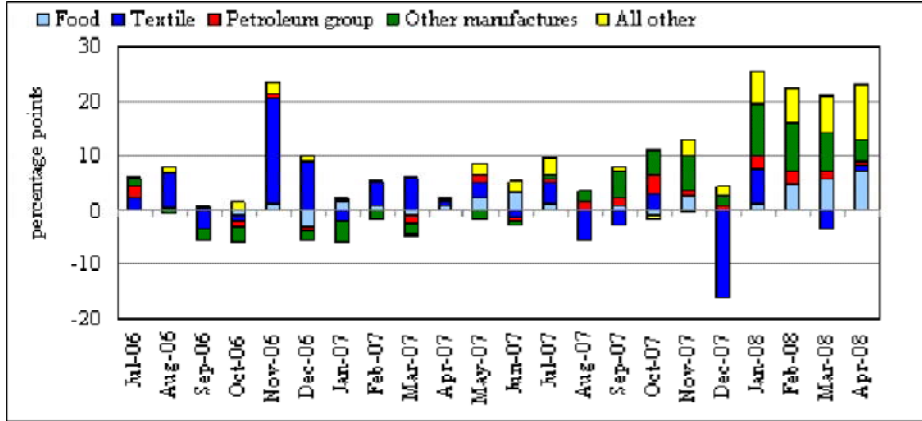
برآمدات کی نمو میں غیر ٹیکسٹائل شعبوں کا حصہ زیادہ ہے جبکہ ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو میں کمی ہوئی ہے۔ دیگر اشیاء سازی کے شعبے میں برآمدات کی کارکردگی حوصلہ افزا ہے خصوصاً اس اعتبار سے کہ توانائی اور ہنرمند افرادی قوت کی قلت اور سیاسی باجیل کی وجہ سے مسلسل رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں۔ ٹیکسٹائل کے شعبے نے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس کی وجہ اس شعبے میں مسابقتی دباؤ کا بڑھنا اور یورپی یونین اور امریکہ جیسی اہم منڈیوں میں ٹیکسٹائل کی درآمدات میں سست رفتاری تھی (خاص طور پر پہلی ششماہی میں)۔

امید ہے کہ آئندہ مدت میں درآمدات اور برآمدات دونوں میں سیزن کی وجہ سے اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ تاہم درآمدات میں اجناس خصوصاً تیل کے عالمی نرخوں میں مسلسل اضافے اور بڑھتے ہوئے طلبی دباؤ کی بنا پر زیادہ اضافے کی

¹³ قیمتوں کے اثرات اور کپاس کی درآمدات کو منہا کرتے ہوئے اس کی سال بسال نمونہ ہو کر 13.7 فیصد رہ جاتی ہے۔

¹⁴ مجموعی درآمدات کے تقریباً 52.2 فیصد کے مساوی، جولائی تا اپریل کے قیمتوں اور مقدار کے تفصیلی اعداد و شمار دستیاب ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق مذکورہ مدت کے دوران درآمدات میں ہونے والے 46.3 فیصد اضافے کی وجہ قیمتوں کا بڑھنا ہے۔

شکل 6.22: برآمدات کی نمونیں مختلف شعبوں کے حصے



برآمدات

جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران گزشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت برآمدات کی نمونیں بہتری آئی ہے، پھر بھی یہ نموناس عرصے کے مقررہ ہدف سے کم رہی (دیکھئے شکل 6.21)۔ اس بہتری کے دو نمایاں پہلو تھے: (1) جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران برآمدات میں مجموعی اضافے کا بڑا حصہ جنوری تا اپریل تک مرکوز تھا۔¹⁵ (2) برآمدات کی نمونیں ٹیکسٹائل شعبے کی وجہ سے ہوئی جبکہ ٹیکسٹائل کے شعبے کی نمونیں اس عرصے کے دوران کمی ہوئی۔

جنوری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمدات کی نمونیں اضافہ کی ایک توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ دسمبر م س 08ء کے برآمدی آرڈرز کی تاخیر سے تکمیل ہوئی۔ مذکورہ ماہ میں معاشی سرگرمیوں میں تعطل کی بنا پر برآمدی آرڈرز خصوصاً ٹیکسٹائل کے آرڈرز کی تکمیل میں تاخیر ہوئی (دیکھئے شکل 6.22 الف)۔ اس پہلو کو چھوڑ کر تیسری سہ ماہی میں نمونہ کی بنیادی وجوہات یہ تھیں: (1) چاول کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ جس سے برآمد کنندگان کو ترغیب ملنے کے علاوہ ملکی مندی میں بھی قابل برآمد مقدار دستیاب رہی جبکہ بعض حریف ملکوں میں قلت تھی، (2) م س 08ء کے دوران شکر کی بلند پیداوار جس کی بنا پر شکر اور انتھنول کی برآمدات بڑھ گئیں، (3) سنٹھیک ٹیکسٹائل کی عالمی طلب میں اضافہ، (4) سینٹ کے شعبے کی گنجائش اور طلب میں اضافہ۔

جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے زمروں کی ماہانہ سال بسال نمو کے موازنے سے بھی اس بیان کو تقویت ملتی ہے۔ پیشتر مذکورہ زمروں¹⁶ کی نمونیں 07ء سے زیادہ رہی (دیکھئے جدول 6.8)۔ علاوہ ازیں ان میں سے کچھ زمروں، جوم س 08ء کی پہلی ششماہی میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے، جیسے چاول کی دیگر اقسام، شکر وغیرہ، تیسری سہ ماہی میں ان کی کارکردگی بھی بہتر ہو گئی۔

¹⁵ جنوری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران برآمدات میں ہونے والے سال بسال اضافے کا جولائی تا اپریل کی مجموعی برآمدات کی نمونیں حصہ 83.4 فیصد بنتا ہے۔

¹⁶ ہستی چاول، پیٹرو لیوم مصنوعات، ٹیکسٹائل، فارماسوٹیکلز اور سینٹ وغیرہ۔

جدول 6.8: برآمدات کی نمو کا تقابل مالی سال 08ء

تعداد	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	زیر	کم
چاول	0	0	1	0	1	0	0	1	1	1	5	5	5
بامستی	1	1	1	1	1	1	0	1	1	1	9	1	1
دیگر	0	0	0	0	1	0	1	1	1	1	5	5	5
پھل	1	1	1	1	0	0	0	1	1	1	7	3	3
چینی	-	-	-	-	-	-	1	1	1	1	4	6	6
تیار مہاسات	1	1	1	1	0	0	1	1	1	1	8	2	2
آرٹ سلک / سنٹھک ٹیکسٹائل	1	1	0	0	0	0	0	1	1	1	5	5	5
پٹرولیم مصنوعات	0	0	1	1	1	1	1	1	1	1	8	2	2
کیمیکلز / فاما سیوٹیکلز	0	0	1	0	1	1	1	1	1	1	7	3	3
سینٹ / سینٹ مصنوعات	1	0	1	1	1	1	1	1	1	0	8	2	2
نمو میں فیصدی درجے حصہ	7.8	2.2	3.8	2.2	7.4	1.0	11.5	15.7	16.4	19.3			
برآمدی نمو	9.7	-2.3	5.1	9.2	11.9	-12.9	24.6	22.3	17.3	23.1			

جدول 6.9: چاول کی پیداوار اور برآمدات (جولائی تا اپریل)	مئی 08ء	مئی 07ء	مئی 06ء
مقدار (000 میٹرک ٹن)			
چاول	2,431	2,690	3,108
بامستی	914	751	680
دیگر اقسام	1,517	1,939	2,427
یونٹ اکائی ڈالر فی میٹرک ٹن			
چاول	488	350	310
بامستی	691	600	571
دیگر اقسام	365	254	237
پیداوار (ملین ٹن)			
چاول	5.6	5.4	5.6
بامستی	2.5	2.5	2.6
دیگر اقسام	3.1	2.9	2.9

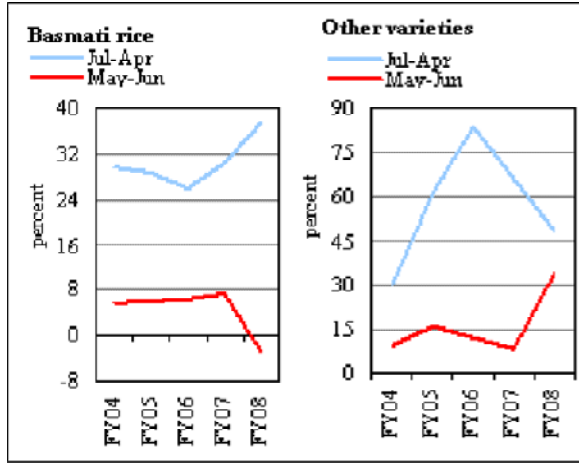
اس تجزیے سے اہم برآمدی زمروں کی مضبوط نمو کے امکانات ظاہر ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مالی سال 2008ء کے باقی عرصے میں برآمدات کی نمو کی موجودہ رفتار میں تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔

بالخصوص چاول کی برآمدات میں اضافہ دو وجوہ کے باعث ہوا: (1) بامستی کی برآمدات کی بڑھتی ہوئی مقدار اور (2) چاول کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں (دیکھئے جدول 6.9)۔ بامستی چاول کی پیداوار گزشتہ برسوں جتنی رہی ہے تاہم اس کی برآمدی مقدار میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمد کنندگان بین الاقوامی نرخوں میں اضافے سے فائدہ اٹھانے کے لیے پہلے سے زیادہ بھاری

مقدار میں چاول بیرون ملک فروخت کر رہے ہیں۔ اسی عرصے کے دوران ملک کے اندر بھی بامستی چاول کی قیمت میں اضافے سے اس حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے۔¹⁷

¹⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران بامستی چاول کی اوسط کھلی قیمتوں میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 56.5 فیصد کا سال بسال اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

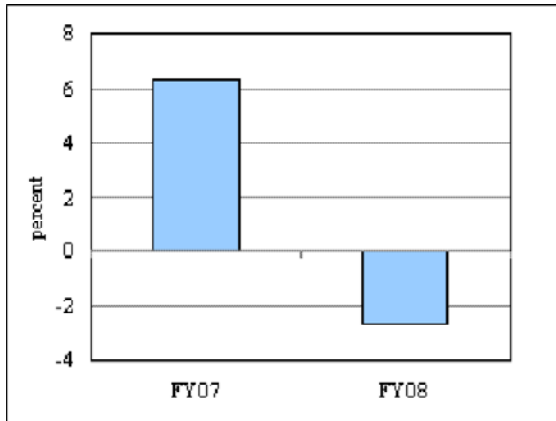
شکل 6.23: پیداوار میں چاول کی مقدار برآمد کا حصہ



اگر مجموعی پیداوار میں باسمتی چاول کا حصہ گزشتہ تین سالوں کی اوسط سطح پر رہے تو باسمتی چاول کی معمول سے زیادہ برآمد کے نتیجے میں اس کے برآمداتی فاضل میں گزشتہ برسوں کی نسبت تیزی سے کمی ہو سکتی ہے۔ (دیکھئے شکل 6.23)¹⁸

جولائی تا اپریل م س 08ء کے دوران چاول کی دیگر اقسام کی برآمدات میں کمی غالباً بجلی کی قلت (جس سے چاول کے کارخانوں کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے) اور گندم کی کمی کی بنا پر چاول کی بلند ملکی طلب (اور نرخوں) میں اضافے کی وجہ سے ہوئی۔ مزید برآں کچھ شواہد سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ چاول ایران اسمگل کیا گیا کیونکہ ملکی بینک ڈالر کی قلت کی وجہ سے ایرانی بینکوں سے درآمدات کے لیے لیٹرز آف کریڈٹ قبول نہیں کر رہے تھے۔ تاہم جنوری 2008ء سے منڈی میں درآمد شدہ گندم کی دستیابی کی وجہ سے اس زمرے کی برآمد بہتر ہونا شروع ہوئی ہے۔ چاول کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں اور اس زمرے میں بلند برآمدی فاضل کے پیش نظر امکان ہے کہ چوتھی سہ ماہی میں بھی اضافے کا رجحان رہے گا (دیکھئے شکل 6.23)¹⁹

شکل 6.24: ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو (جولائی تا اپریل)



دوسری جانب قلیل مدت کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات کی کارکردگی میں بہتری آنے کا امکان بہت کم ہے۔ مالی سال 2008ء کی تیسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات میں کچھ بحالی ہوئی تھی تاہم جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی برآمدات گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کم رہی ہیں (دیکھئے شکل 6.24)۔ جنوری تا اپریل مالی سال 2008ء کے دوران زیادہ تر بحالی تیار ملبوسات اور سینٹھنیک

¹⁸ جولائی تا اپریل مالی سال 2005ء تا 2007ء میں باسمتی چاول کی مجموعی پیداوار میں سے 28.7 فیصد برآمد کیا گیا جو جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں برآمد کیے جانے والے 37.7 فیصد سے خاصا کم ہے۔

¹⁹ حکومت نے چاول کی برآمد کے لیے کم از کم قیمت مقرر کر دی ہے۔ تاہم چاولوں کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے عالمی رجحان اور ملک میں فاضل چاولوں کی موجودگی کے باعث توقع ہے کہ اس اقدام سے برآمدی آمدنی متاثر نہیں ہوگی۔

ٹیکسٹائلز میں دیکھی گئی ہے۔ درحقیقت سینیٹھیک ٹیکسٹائلز وہ واحد شعبہ ہے جس کی برآمدات میں جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء کے دوران اضافہ ہوا ہے جبکہ تیارملبوسات کی برآمدی مقدار میں معمولی کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 6.11)۔

ٹیکسٹائل شعبے کی خراب کارکردگی کی وجہ بعض ساختی مشکلات ہیں، جن سے اس شعبے کی مسابقت متاثر ہو رہی ہے۔ ٹیکسٹائل کو درپیش مسائل میں ملک میں بجلی کی بلند

جدول 6.10: اہم منڈیوں کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کی نمو فیصد

ٹیکسٹائل	ملبوسات		میں 07ء	میں 08ء
	میں 07ء	میں 08ء		
یورپی (شش 1، 08ء)	9.9	8.4	5.3	0.6
پاکستان	8.0	4.1	7.5	3.3
دنیا				
امریکی (جولائی تا فروری 08ء)	-3.9	-6.2	12.7	-0.5
پاکستان	4.0	5.2	7.8	-0.9
دنیا				

قیمتوں کے باعث پیداواری لاگت کا بڑھنا، لوڈ شیڈنگ میں اضافہ، ہنرمند افرادی قوت کی قلت اور ملک میں پیدا ہونے والی آلودہ کپاس کا استعمال شامل ہیں۔ مذکورہ مسائل کے باعث ٹیکسٹائلز کا میعار اور پیداوار دونوں کی سطح پست رہی ہے۔ علاوہ ازیں ملک میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے بھی برآمدی آرڈرز کو دوسرے ملکوں کی طرف منتقل کر دیا ہے۔

مذکورہ عوامل کے باعث ملک کے ٹیکسٹائل شعبے کی پیداوار بیت متاثر ہو رہی ہے، جس کے نتیجے میں امریکہ کے لیے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات میں کمی آئی ہے کیونکہ وہاں پر ملکی برآمدات کو سخت مسابقت کا سامنا ہے۔ جبکہ یورپی یونین کی منڈی میں جہاں ملک کو عمومی جی ایس پی اسکیم تک رسائی حاصل ہے وہاں پر ٹیکسٹائلز برآمدات کی صورتحال کافی بہتر رہی (دیکھئے جدول 6.10)۔ امریکی منڈی میں سست روی بھی مذکورہ منڈی کے لیے پاکستانی برآمدات کو متاثر کرنے کا باعث بنی ہے۔ بھارت اور ویتنام جیسے اہم مسابقت کاروں کی کرنسیوں میں اضافہ قدر سے بھی ملک کی ٹیکسٹائل برآمدات میں بہتری کا امکان ہے۔ ٹیکسٹائل کی صنعت یکجائی کے باعث کفایت حجم سے بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

درآمدات

درآمدات میں جو تیزی اکتوبر میں 08ء میں آئی تھی اس کا سلسلہ جاری رہا جس سے جولائی تا اپریل میں 08ء میں درآمدی بل 32.1 ارب امریکی ڈالر کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گیا۔ جولائی تا اپریل میں 08ء کے دوران مجموعی درآمدی بل میں بڑا حصہ پٹرولیم، غذا اور ٹیکسٹائل گروپ کی درآمدات کی بنا پر ہوا (دیکھئے شکل 6.25 الف)۔ اس اضافے کا ایک حصہ تیل، گندم اور پام آئل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ تھا جس سے ان اشیاء کی اکائی قدریں بڑھ گئیں (شکل 6.25 ب)۔ 08ء جولائی تا اپریل میں صرف تیل کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں سے درآمدی بل میں 27.6 فیصد کا اضافہ ہوا۔

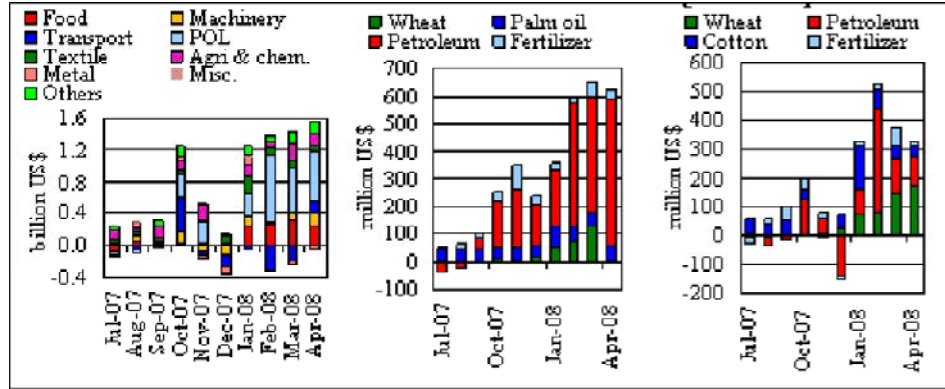
ان اجناس کے عالمی نرخوں میں اضافہ مستحکم مبادیات پر قائم ہے اور کم از کم کچھ عرصے تک یہ سلسلہ جاری رہنے کی توقع ہے۔ چین اور بھارت کی جانب سے مانگ کی وجہ سے پام آئل کی طلب بڑھ رہی ہے۔ گندم کی قیمت میں اضافے کا سبب 2006-07ء میں گندم کی عالمی پیداوار میں کمی تھی۔ گندم کی جگہ دوسری زیادہ منافع بخش فصلوں نے لے لی جو حیاتی ایندھن کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں بین الاقوامی منڈی

97

شکل 6.25: الف: درآمدات میں حصہ

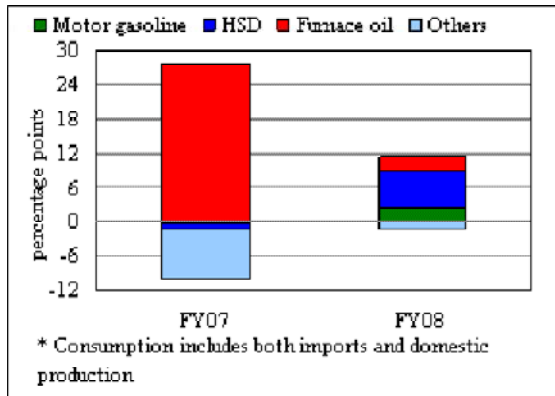
شکل 6.25: ب: قیمتوں کا ماباثر

شکل 6.25: ج: ماباثر مقدار اثر



میں گندم کی قلت پیدا ہوگئی۔²⁰

شکل 6.26: بکلی صرف* کی نمونہ سے (جولائی تا مارچ)



علاوہ ازیں گندم اور کپاس کی ملکی قلت بھی درآمدی بل میں اضافے کا باعث بنی (دیکھئے شکل 6.25 ج)۔ گندم کی درآمد میں کمی کا امکان نہیں ہے کیونکہ حکومت نے آئندہ مالی سال کے لیے بھی گندم درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کی جانب سے زمینی راستے سے بھارت سے کپاس کی درآمد کی اجازت دیے جانے کے بعد جنوری مہ 08ء میں اس کی درآمد میں تیزی آئی شروع ہوئی اور امکان ہے کہ منڈی میں نئی فصل کی دستیابی تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

تیل کی عالمی مہنگائی کی بنا پر جولائی تا اپریل مہ 08ء کے دوران مجموعی درآمدی نمونہ میں سب سے بڑا حصہ پٹرولیم گروپ کا ہے۔²¹ نرخوں کے علاوہ پٹرولیم مصنوعات کا بڑھتا ہوا حجم بھی پٹرولیم گروپ کی درآمدات میں خاصے اضافے کا باعث بنا (دیکھئے جدول 6.12)۔ پٹرولیم کی مصنوعات کے حجم میں اضافہ موٹر گیسولین، ہائی اسپید ڈیزل اور فرنس آئل کی مصنوعات کے بڑھنے کی وجہ سے ہوا (دیکھئے شکل 6.26)۔ بڑھتے

²⁰ اناج پر پوائس ڈی اے کی رپورٹ: عالمی منڈیاں اور تجارت اپریل 2008ء کے مطابق 2006-07ء کے دوران گندم کی عالمی پیداوار میں 4.6 فیصد کمی ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر اس کی قلت پیدا ہونے کے باعث قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔

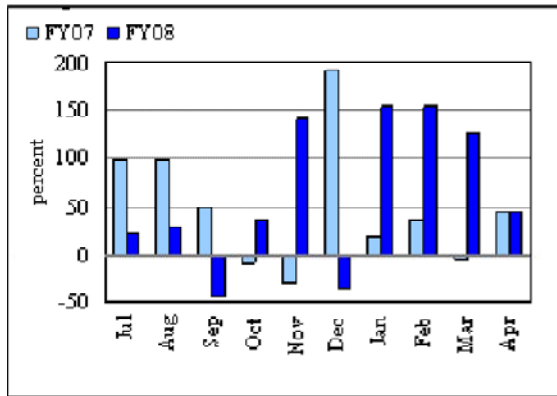
²¹ لائٹ عرب آئل کی اوسط قیمتیں جولائی تا اپریل مالی سال 2007ء کے 58.3 ڈالر فی بیرل سے بڑھ کر جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء میں 92.2 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔

جدول 6.12: پٹرولیم گروپ کی درآمدات کا نرخ اور مقدار کا اثر (جولائی تا اپریل)
ملین امریکی ڈالر

مقدار	مطلق فرق	م 08ء		مقدار	مطلق فرق	م 07ء
		قیمت	قیمت میں تبدیلی بوجہ			قیمت میں تبدیلی بوجہ
پٹرولیم گروپ	650.8	702.7	-51.9	2,770.2	822.4	1,947.9
پٹرولیم مصنوعات	857.4	1,069.3	-211.8	1,622.7	612.9	1,009.8
خام پٹرول	-206.7	-303.1	96.4	1,145.1	206.2	938.8

ہوئے نرخوں کے باوجود موٹر گیسو ملین اور ڈیزل کے حجم میں اضافہ متوقع نہ تھا اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی م 08ء اور اس کے بعد ایران سے پٹرولیم مصنوعات کی اسمگلنگ کی ترغیب کم ہوئی ہے۔ دوسری طرف فرانس آئل کی درآمد میں اضافہ ملک میں بجلی کی پیداوار کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی بنا پر ہوا۔

شکل 6.27: بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی سال بھر درآمدی نمو



ملک میں بجلی کی بڑھتی ہوئی ضروریات بھی بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں تیزی سے اضافے کا سبب بنیں (دیکھئے جدول 6.13)۔ ان درآمدات میں نمونہ کا بڑا حصہ تیسری سہ ماہی میں بجلی کے منصوبوں (آئی پی پیجز) کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے تھا جن کی مالی کارروائیاں جولائی تا جنوری م 08ء میں مکمل ہوئیں²² (دیکھئے شکل 6.27)۔ اس کے علاوہ ملک میں بجلی کی قلت کی وجہ سے موسم گرما کی آمد سے قبل ملکی استعمال کے لیے جزیئر کی درآمد بھی بڑھ گئی۔ تاہم انجینئرنگ کی اشیاء کے شعبے کو ترقی دینے کے

لیے حکومت نے پاور پالیسی 2002ء میں اس مشینری پر رعایتی ٹیرف ختم کر دیا ہے۔²³ اس اقدام سے وسط مدت میں اس زمرے میں درآمدی بل کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

درآمدی بل کا ایک اور اہم جز زرعی اور دیگر کیمیکلز گروپ تھا جس میں کھاد، پلاسٹک اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات کی بنا پر توسیع دیکھنے میں آئی، جن میں اول الذکر کا حصہ سب سے زیادہ تھا (دیکھئے جدول 6.13)۔ ملک میں طلب و رسد کا خلا پر کرنے کے لیے پاکستان ہر سال اوسطاً 1.9 ملین

²² آٹھ آئی پی پیجز نے جولائی تا جنوری مالی سال 2008ء میں مالیاتی بندش حاصل کر لی۔

²³ 2002ء کی توانائی پالیسی کے تحت 5 فیصد کی رعایتی شرح سے بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد کی اجازت دی گئی۔ تاہم حال ہی میں 30 اپریل مالی سال 2008ء تک مالیاتی بندش حاصل کرنے والے پاور پلانٹس سے اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔

ٹن کھاد درآمد کرتا ہے جس کا بڑا حصہ کیمیائی کھاد ڈی اے پی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی کوپورا کرنے کے لیے تیسری سہ ماہی میں ملک میں کھاد کے ایک پلانٹ میں توسیع کی گئی ہے۔²⁴ اس کے نتیجے میں مئی 09ء سے ڈی اے پی کی درآمد میں 220 ہزار ٹن سالانہ کی کمی ہونے کا امکان ہے۔ تاہم چوتھی سہ ماہی میں درآمدات کی موجودہ رفتار جاری رہنے کی توقع ہے کیونکہ ڈی اے پی کی بڑی مقدار خریف کی فصلوں کے لیے درآمد کی جا رہی ہے۔

پلاسٹک کی اشیاء اور کیمیکلز کی درآمدات میں اضافہ بعض صنعتوں میں توسیع کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے سے لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی درآمدات بھی بڑھ گئیں۔ مجموعی طور پر عالمی مہنگائی میں مسلسل اضافے کے ساتھ ملکی قلت اور غذا اور تیل کے سوا دیگر اشیاء کی درآمدات کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر چوتھی سہ ماہی کے دوران بھی درآمدی بل میں اضافہ جاری رہنے کا امکان ہے۔

²⁴ بی ایم آر پروگرام کے نتیجے میں اس پلانٹ کی پیداواری صلاحیت میں 150 فیصد اضافے کا امکان ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.13: اہم درآمدات (جولائی تا اپریل)

ملین امریکی ڈالر

مہ 07ء	مہ 08ء (مہوری)	فیصد سال بسال فرق	مقدار	قیمت	اکائی	قیمت	اکائی	قیمت	اکائی	قیمت	اکائی
2370.8	3523.1	1152.2	-	48.6	--						
غذائی گروپ											
جس میں											
ان پیانگنم	305.4	812.1	494.3	770.6	1108.9	1856.2	61.8				
پام آئل	512.0	1215.8	858.1	479.7	-1.4	65.2	67.6				
مشینری گروپ	5438.2	5892.8	454.6			8.4	---				
جس میں											
تکلی پیدا کرنے والی مشینری	592.5	851.5	--	259.1	---	43.7	---				
ٹیکسٹائل مشینری	428.3	359.9	--	-68.5	---	-16.0	---				
ٹیلی مواصلات											
موبائل فون	729.4	639.1	--	-90.3	---	-12.4	---				
دیگر سامان	1106.7	1251.3	--	144.6	---	13.1	---				
نقل و حمل گروپ	2058.0	1885.5		-172.5	---	-8.4	---				
جس میں											
گاڑیاں	1164.2	1062.4	---	-101.8	---	-8.7	---				
طیارے، بحری جہاز، کشتیاں	871.3	799.0	---	-72.3	---	-8.3	---				
پٹرولیم گروپ	5902.3	8672.5	560.7	2770.2	13.9	46.9	29.0				
پٹرولیم مصنوعات	3027.7	4650.3	550.9	1622.7	20.2	53.6	27.7				
خام پٹرول	2874.5	4019.6	572.2	1145.1	7.2	39.8	30.5				
ٹیکسٹائل گروپ	1249.1	2032.1		783.0		62.7					
جس میں											
خام کپاس	504.7	1166.1	1525.3	661.3	110.8	131.0	9.6				
زراعت اور دیگر کیمیکل گروپ	3117.7	3491.9	4754.6			1262.7	36.2				
جس میں											
تیار کیے ہوئے کھاد	280.8	822.9	414.4	542.1	96.8	193.1	48.9				
پلاسٹک	951.1	1068.3	1578.2	117.2	1.5	12.3	10.7				
دیگر کیمیکلز	1829.3	2355.4	---	526.2	---	28.8					
دھاتی گروپ	2146.5	2133.9		-12.6		-0.6					
معدنی گروپ	550.8	594.1		43.3		7.9					
تمام دیگر اشیا	1788.1	2573.7		785.5		43.9					
کل درآمدات	24993.0	32061.1		7068.1		28.3					

اسٹیٹ بینک اور وفاقی محکمہ شماریات کے تجارتی اعداد و شمار کے درمیان فرق پر وضاحتی نوٹ

جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے متعلق اسٹیٹ بینک اور وفاقی شماریات بیورو کے اعداد و شمار میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2008ء کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار 12.6 ارب ڈالر کے خسارے کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ وفاقی شماریات بیورو کے مطابق اسی مدت میں تجارتی خسارہ 16.8 ارب ڈالر بنتا ہے۔ اس فرق کی وجہ اعداد و شمار مرتب کرنے کے ذرائع کا مختلف استعمال ہے۔ اسٹیٹ بینک ادا نیگیوں کے توازن کے جو اعداد و شمار مرتب کرتا ہے اس کا مقصد یہ دیکھنا ہے کہ دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ معیشت کے مجموعی زری لین دین کی مابین کتنی ہے جبکہ وفاقی شماریات بیورو کے اعداد و شمار تجارت کی جانے والی اشیا کی مقدار، قدر اور اکائی قدر کے متعلق مفصل معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اس لیے ادا نیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار اشیا کی تجارت کے لیے زرمبادلہ کی وصولیوں اور ادا نیگیوں پر مبنی ہوتے ہیں جبکہ ایف بی ایس اعداد و شمار کو اشیا کی جسمانی نقل و حرکت کی بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ادا نیگیوں کے توازن اور ایف بی ایس کے تجارتی اعداد و شمار میں پایا جانے والا فرق صرف پاکستان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں ایسی صورتحال پائی جاتی ہے۔ مثلاً کسٹمر کے اعداد و شمار کے مطابق سال 2007ء میں یورپی یونین کا تجارتی خسارہ 185.5 ارب یورو تھا جبکہ یورپی یونین کے ادا نیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار کے مطابق اسی مدت میں 153.4 ارب یورو کا خسارہ ہوا ہے۔²⁵

اسٹیٹ بینک اور وفاقی شماریات بیورو کے مرتب کردہ اعداد و شمار میں فرق کی وجوہات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

درآمدات

بینکوں کی جانب سے درآمدات کو ”فری آن بورڈ (f.o.b.)“ یا ”مال برداری و انشورنس لاگت“ کی بنیاد پر رپورٹ کیا جاتا ہے۔ ان درآمدات کے ایف بی ایس درآمدات سے تقابل کے لیے مال برداری و انشورنس کی لاگت کو اسٹیٹ بینک اور ایف بی ایس کے درآمدی اعداد و شمار سے منہا کر دیا جاتا ہے۔²⁶

کسٹم اور مبادلہ کے ریکارڈ کے درمیان انحراف کی ایک وجہ ان کی حدود میں پایا جانے والا فرق بھی ہے۔ بالخصوص کچھ درآمدات، جن کا اندراج کسٹم اعداد و شمار میں کیا جاتا ہے، بینک ان کی اطلاع نہیں دیتے۔ تاہم ایسی درآمدات کو ادا نیگیوں کے توازن میں شامل کیا جاتا ہے۔

☆ ناقابل منتقل سرمایہ کاری جسے (الف) بیرون ملک مقیم پاکستانی ملک میں مشینری بھجوانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ مشینری بیرون ملک سے خریدی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی بھی وہیں ہوتی ہے اور (ب) ڈیوٹی فری شاپس سے کی جانے والی خریداری

☆ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کی جانب سے گندم، چینی، یوریا اور کچھ دیگر اجناس کی درآمدات کو غیر درجہ بند درآمدات کے زمرے کے تحت اسٹیٹ بینک کی درآمدات میں شامل کیا جاتا ہے۔

²⁵ ماخذ: یورو اسٹیٹ

²⁶ مبادلہ کے اعداد و شمار کے معاملے میں بینکوں کی جانب سے مرتب کردہ مال برداری اور انشورنس کی اصل قدر کو درآمدات سے منہا کر دیا جاتا ہے۔ تاہم، چونکہ مال برداری اور انشورنس پر اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں، اس لیے ایف بی ایس درآمدات سے مال برداری اور انشورنس کی لاگت کے حساب میں 9 فیصد کو منہا کر لیا جاتا ہے جو کہ معین تناسب ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2: وفاقی حکومت شاریات اور اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ برآمدی اعداد و شمار میں اتفاق ملین امریکی ڈالر		
جولائی تا اپریل		
برآمدات	م 07ء	م 08ء
الف۔ برآمدات ایف بی ایس	13,847	15,255.5
نئی ذیلی میزبان برائے	227.5	224.3
الف) مؤخر خریچ	181.1	177.9
ب) منسوختی	46.4	46.4
ج) شپ اسٹورز	0.0	0.0
ب۔ برآمدات ایف بی ایس (ایف او بی)	13,619.8	15,031.1
ج۔ برآمدی وصولیاں (بینک)	13,289.2	14,909.9
نئی برآمدات پر کرایہ	415.2	321.0
جمع ذیلی میزبان برائے	1,029.5	1,402.1
الف) برآمدات براستہ زمین	573.0	746.9
ب) نمونہ	2.6	3.3
ج) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون	247.9	235.8
د) واپس الاءا برآمدی بلز	208.9	426.9
ه) رکی بیٹ	-2.9	-10.8
د۔ برآمدات (تسویہ شدہ) اسٹیٹ بینک	13,903.5	15,991.0
فرق (ب - نئی د)	-283.7	-959.9

☆ غیر ملکی اقتصادی امداد کی نوعیت منصوبہ جاتی ہوتی ہے اور یہ حقیقت کا روپ اس وقت دھارتی ہے جب براہ راست غیر ملکی زرمبادلہ کے بجائے مشینری یا اشیا کی شکل میں اسے منتقل کیا جاتا ہے۔

☆ افغانستان کی سرحد سے پاکستان میں آنے والی اشیا کی درجہ بندی زمینی درآمدات کی مد میں کی جاتی ہے اور اسے براہ راست مبادلہ کے ریکارڈ میں شامل نہیں کیا جاتا کیونکہ اس ضمن میں روپے میں کی جانے والی نقد ادائیگیاں مستند پلرز کے ذریعے نہیں کی جاتیں۔

☆ بی آئی اے اور بی این ایس کی جانب سے غیر ملکی ہوائی اڈوں یا بندرگاہوں پر کی جانے والی فاضل پروزوں کی خریداری اور دیگر درآمدات کے لیے ہونے والی ادائیگیوں کو بھی اسٹیٹ بینک کے درآمدی اعداد و شمار میں شامل کیا جاتا ہے۔

☆ مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے درآمدات کے لیے فراہم کیے جانے والے غیر ملکی زرمبادلہ اور ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کی درآمدات کو بھی اسٹیٹ بینک کی درآمدات میں شامل کیا جاتا ہے۔

درآمد کنندگان کو کی جانے والی باز ادائیگیاں اور ری بیٹس کو اسٹیٹ بینک کی درآمدات سے منہا کیا جاتا ہے۔

برآمدات

برآمدات کے اعداد و شمار کو تقابل کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار میں مال برداری اور انشورنس سے مطابقت پیدا کی جاتی ہے جبکہ وفاقی شاریات بیورو کے ریکارڈز کی دہری گنتی کو درست کیا جاتا ہے (مختصر بحری نقل و حمل، ہمنوشتی وغیرہ)۔

مختصر بحری نقل و حمل کسٹمر کی رجسٹرڈ برآمدی نقل و حمل میں شامل ہوتی ہے، تاہم مال برداری یا آخری وقت میں کسٹمرس کے مسائل کی بنا پر سامان بھیجنا ممکن نہیں ہوتا۔ مزید برآں، ایف بی ایس کے اعداد و شمار کی برآمدات کے رجسٹرڈ آرڈرز اور منسوختی کے لحاظ سے مطابقت ضروری ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی بندرگاہ پر نقل و انداز کی کے وقت غیر ملکی بحری جہازوں کو باورچی خانے اور دیگر سامان کی فراہمی کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔

دوسری جانب ادائیگیوں کے توازن کی مطابقت مندرجہ ذیل عوامل سے کی جاتی ہے۔

☆ واپس الاءا بلز کو اسٹیٹ بینک کے ایف او بی اعداد و شمار میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس میں وہ برآمدات شامل ہوتی ہیں جن کا کسٹمر ریکارڈ تو موجود ہے لیکن اس سے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

☆ خام تیل پاکستان سے نکالے جانے والے تیل کے تناسب کی نمائندگی کرتا ہے اور اس کے حقوق معاہدے کے تحت پاکستان میں ڈرلنگ کرنے والے غیر ملکی سرمایہ کاروں کے پاس ہیں۔ اس تیل کو نکالنے کے بعد ملک سے باہر بھیجا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ایسی برآمد ہے جس کے عوض کسی قسم کا زرمبادلہ ملک میں نہیں آتا۔

☆ زمینی برآمدات کا اندراج بھی درآمدات کی طرز پر کیا جاتا ہے اور یہ افغانستان بھیجی جانے والی برآمدات سے متعلق ہے۔

☆ برآمدی قرضہ جات بعض ممالک کو حکومت پاکستان کی جانب سے دوطرفہ تجارت کے لیے دیا جانے والا ایسا قرضہ ہے، جو صرف ایک بار دیا جاسکتا ہے۔ ایسی دیگر اشیا میں نمونے بھی شامل ہیں، جنہیں ملکی درآمد کنندگان کی جانب سے خریداروں کو بھیجا جاتا ہے۔

☆ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کی برآمدات کو اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار میں شامل کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ بینک اور وفاقی شہاریات بیورو کے اعداد و شمار میں پائے جانے والے فرق کی مطابقت کے باوجود اب بھی ان میں خاصا انحراف برقرار ہے۔ برآمدات میں بے ربطی کی ایک اہم وجہ اسٹیٹ بینک اور ایف بی ایس کے درمیان حساب کتاب اور اجناس کی درجہ بندی میں پایا جانے والا فرق بھی ہے۔